3984 ـ كيا جائز ہے كہ خطبہ ايك شخص دے اور نماز كوئى اور شخص پڑھائے؟

سوال

كيا ايك شخص خطبہ دے اور دوسرا شخص نماز پڑھا سكتا ہے ؟
ہمارى مسجد ميں يہ واقع ہوا كہ خطيب نے خطبہ ختم كيا تو نماز ايك حافظ قرآن شخص نے پڑھائى كيا يہ صحيح ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

فصل:

سنت يہ ہے كہ جو شخص خطبہ دے وہى نماز بھى پڑھائے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم يہ دونوں كام خوج سرانجام ديتے تھے، اور اسى طرح ان كے خلفاء راشدين بھى.

اور اگر ايك شخص خطبہ جمعہ دے اور كسى عذر كى بنا پر دوسرا شخص نماز پڑھائے تو جائز ہے، يہ امام احمد نے بيان كيا ہے..

كيونكہ كسى عذر كى بنا پر ايك نماز ميں ہى كسى دوسرے كا نائب بننا جائز ہے، تو نماز كے ساتھ خطبہ ميں بالاولى جائز ہوا، اگر كوئى عذر نہ ہو تو امام احمد كہتے ہيں: بغير كسى عذر كے مجھے ايسا كرنا پسند نہيں، تو ممانعت كا احتمال ہے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم دونوں كام خود سرانجام ديتے تھے.

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم نماز اس طرح ادا كرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا كرتے ہوئے ديكھا ہے "

صحيح بخارى و مسند احمد.

اور اس ليے بھى كہ خطبہ دو ركعت كى جگہ ہے، اور جواز كا بھى احتمال ہے؛ كيونكہ خطبہ نماز سے منفصل اورعليحدہ ہے، تو اس طرح دو نمازوں كے مشتبہ ہوا.

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ جلد (2) کتاب الجمعہ فصل: یتولی الصلاۃ من یتولی الخطبۃ.

مزید دیکھیں: البدائع (1 / 262) الشرح الکبیر (1 / 499).

اور کسی حافظ قرآن شخص کا نماز پڑھانا جو کہ خطیب سے قرآن کا زیادہ حافظ تھا سنت کی مخالفت کو جائز نہیں کرتا، کیونکہ خطیب امام تھا اس لیے خطیب ہی لوگوں کو نماز پڑھائے، اور جو قرآن اسے یاد ہے وہی نماز میں پڑھے، چاہے مقتدیوں میں اس کے پیچھے اس سے زیادہ حافظ ہی کیوں نہ ہو.

واللہ اعلم .